دل کی بات

شیعہ لیڈر مسٹر ساجد نقوی نے ۳۰ ستمبر کو لاہور میں مینار پاکستان کے زیر سایہ اپنی قوم کو ہدایت دیتے ہوئے کہا

(۱) "جو پولیس والا تمہارے گھر میں گھسے اسے گولی مار دو (۲) ہم اپنے خلاف استعمال ہونے والی غلیظ زبان پر بھی گولی ماریں گے" مسٹر نقوی گزشتہ کئی ماہ سے مسلسل اسی قسم کے ویا کھیان دے رہے ہیں جن کے ذریعہ شیعہ گروہ کو وطن عزیز میں مسلح بغاوت کے لیے تیار کیا جارہا ہے۔ حالیہ بیان اس سلسلے کی آخری کڑی ہے۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ مسٹر نقوی نے کس برتے پر اور کس کی شہ پر یہ تشدد آمیز اور باغیانہ لب ولہجہ اختیار کیا ہے۔ دراصل انہوں نے شیعہ گروہ کو ملکی آئین سے کھلم کھلا بغاوت اور ملک کی قطعی اکثریت اہل سنت و الجماعت کے سر کردہ رہنماؤں اور کارکنوں کے قتل عام کا پروگرام پیش کیا ہے۔ قارئین حال ہی میں رونما ہونے والے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں

۶ ستمبر کو لاہور میں سپاہ صحابہ کے جلسہ میں بم دھماکہ ہوا۔ ۲ کارکن شہید ہوئے ملزم ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ خان گڑھ میں مولانا محمد یوسف کے گھر میں بم پھینک کر انہیں قتل کرنے کی کوشش کی گئی، ملزم گرفتار ہوئے اور انہوں نے اقبال جرم کیا۔ کوٹلہ عیسیٰ (احمد پور شرقیہ) میں مولانا عبدالعزیز اور ان کی اہلیہ کو قتل کیا گیا جو ۲۸ ملزم گرفتار ہوئے وہ تربیت یافتہ دہشت گرد ہیں۔ پولیس کے بقول ایک مفرور ملزم "مرید حسین" تربیت یافتہ کمانڈو ہے اور بہاولپور میں میڈیکل کا طالب علم ہے۔ ان ملزموں سے علماء کی ایک فہرست بھی ملی ہے جنہیں وہ قتل کرنا چاہتے ہیں۔ لیہ میں ایک کمسن اور نوعمر طالب علم حافظ محمد طلحہ کو راہ چلتے اغوا کر کے اس پر تشدد کیا گیا اور پھر پینڈ گرنیڈ اس کے ہاتھوں میں دے کر گرفتار کرا دیا گیا۔ لیہ ہی میں اس سے قبل مولانا عبدالصمد آزاد کو قتل کیا گیا۔ گوجرانوالہ میں آئی ایس او کے دہشت گرد نوجوان دھماکہ خیز مواد تیار کرتے ہوئے گرفتار ہوئے ملتان میں ۹ ستمبر کی شب معروف شیعہ مرکز شاہ یوسف گردیز میں بم دھماکہ ہوا۔ دو شیعہ جاں بحق ہوئے۔ شیعوں نے حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، مولانا ضیاء الرحمن مولانا سلطان محمود ضیاء اور نوجوان خالد محمود کھوکھر کو پرچہ میں نامزد کیا۔ الزام یہ عائد کیا کہ ان علماء کرام کے ایما پر خالد محمود کھوکھر نے بم پھینکا ہے۔ خالد محمود کو گرفتار کرلیا گیا ہماری پی تلی رائے ہے ملتان کا دھماکہ خود شیعوں نے کرایا ہے

اطلاعات کے مطابق ان حادثات میں ایک ہی ساخت کے بم استعمال ہوئے ہیں۔ حکومت اس سے بے خبر نہیں ہوگی کہ یہ سب کچھ کون کرا رہا ہے؟ اب اگر واقعات وحادثات کو مسٹر نقوی کے حالیہ بیان کے تناظر میں جانچا اور پرکھا جائے تو ملک میں ہونے والی دہشت گردی کے سارے پہلو اظہر من الشمس ہو جاتے ہیں کہ کونسا گروہ وطن عزیز میں قتل وغارت گری کر کے "خونی شیعہ انقلاب" کی راہ ہموار کرنا چاہتا ہے۔ شیعہ اہل ... کی طرز پر یہاں کام ہو رہا ہے اور پاکستان کو "لبنان" بنانے کی مذموم سعی کی جا رہی ہے۔

خصوصاً علماء کرام اور اپنے دیگر مخالفین کا بے دریغ اور وحشیانہ قتل لبنانی دہشت گردی کا ہی ایک انداز ہے۔ شیعہ ملک کی اکثریت اہل سنت کے بنیادی حقوق غصب کر کے بہر صورت اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں جبراً ایرانی انقلاب درآمد کیا جارہا ہے۔ ملک بھر میں خانہ ہائے فرہنگ ایران تمام سفارتی آداب و تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر مذہب و ثقافت کی آڑ میں بھرپور انقلابی اور باغیانہ سرگرمیوں میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔

جہاں تک مسٹر نقوی کی طرف سے پولیس کو گولی مارنے کا حکم دینے کا تعلق ہے اس کا جواب تو خود حکومت کو دینا چاہیئے اور اپنی متعین کردہ حیثیت کے بارے میں بھی سوچنا چاہیئے۔ لیکن اس بیان کے دوسرے حصے کے ضمن میں "جواب آں غزل" کے طور پر کچھ باتیں کہنا ہم اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ شیعہ گروہ کے خلاف کسی سنی عالم نے کبھی غلیظ زبان استعمال نہیں کی بلکہ یہ تو خود شیعوں کا عقیدہ و مسلک اور پیشہ وشیوہ ہے۔ دنیا کے کسی بھی مذہب میں گالی گلوچ کا تصور تک نہیں جبکہ شیعہ مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جس کی بنیاد ہی "تبرّا" ہے اور "تبرّا" کے بغیر شیعہ مذہب مکمل نہیں۔ ذریت ابن سبا اور خیشان عجم صدیوں سے ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان پر تبرا کی صورت میں غلاظت اگلتے چلے آرہے ہیں۔ امہات المومنین میں سے خصوصاً صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ اور سیدہ ام حبیبہ رملہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور اصحاب رسول علیہم الرضوان میں سے چند ایک کو چھوڑ کر باقی سب کے خلاف زبان و قلم سے غلاظت اگلنا اور پھر اسے چاٹنا علقی زادوں کا عقیدہ و مسلک ہے، پہلے تو وہ یہودیوں کے تتبع میں "کتمان و تقیہ" یعنی اپنا اصل مسلک چھپانے پر عمل پیرا تھے مگر ایران انقلاب کے بعد وہ کھلم کھلا اور جارحانہ انداز میں ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان کے خلاف شش جہت سے حملہ آور ہوئے اور ان عفت مآب ہستیوں کے خلاف سب و شتم کا بازار گرم کردیا ان کی زبان و قلم دونوں سے پھو جھڑنے لگے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ غلیظ زبان خود استعمال کرتے ہیں اور الزام اہل سنت پر دھرتے ہیں اہل بیت (ازواج مطہرات) اولاد رسول اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا احترام اور قرآن و حدیث میں ان کے متعین کردہ مقام و منصب کا تحفظ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ اس لئے ہر سنی اور مومن اس قدسی صفت جماعت کے کسی ایک فرد کی توہین کے تصور و خیال کو بھی کفر سمجھتا ہے۔

مسٹر نقوی اگر "شیعہ کافر" کے نعرہ سے خوفزدہ اور لرز براندام ہیں تو انہیں اپنے عقیدۂ رجس اور زبان غلیظ کی تطہیر کرنی چاہیئے یہ نعرہ نہ صرف شیعہ جارحیت کا فطری ردعمل ہے بلکہ اللہ کے رسول کے حکم کا اظہار بھی ہے۔ جن کے ایمان کی تصدیق خود اللہ اور رسول نے کی ہو اور جن کی اتباع کا پوری امت کو حکم دیا گیا ہو ان پر تنقید کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ جماعت صحابہ کرام پر سبّ و تبرا کرنے والوں پر اللہ اور اس کے رسول نے لعنت بھیجی ہے۔

مسٹر نقوی کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اگر اہل سنت نے بھی اسی انداز میں سوچنا شروع کردیا اور جواباً

یہی اموختہ دہرایا تو کیا پھر شیعہ اقلیت کے لئے ایرانی سرحد سے ورے کوئی جائے پناہ بھی ہوگی؟ اس خانہ جنگی کا دائرہ کتنا وسیع ہوگا اور کیا نتائج نکلیں گے؟ اور پھر اس چتا میں کون راکھ ہوگا؟ شیعہ گروہ کے لئے دو ہی راستے ہیں وہ صحابہ کرام پر سب و تبرا کی غلاظت چاٹنا ترک کردیں یا پھر جوابی رد عمل پر برہم ہونے کی بجائے اسے قبول کریں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دم بریدہ سگان ابن سباء کا منہ بند کرنا ہر سنی کا عقیدہ اور غیرت ایمانی کا تقاضا ہے۔

ارباب حکومت اس کھلی جارحیت اور بغاوت کو آنکھیں بند کرکے قبول کئے بیٹھے ہیں۔ اس کی دو ہی وجوہ ہوسکتی ہیں یا تو حکمران مکمل طور پر جانب دار ہیں یا پھر ان میں شعور و تدبر کا فقدان ہے۔ دونوں میں سے کسی بھی صورت کو ہم قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حکومت ملک کی اکثریت اہل سنت والجماعت کے حقوق کا تحفظ کرے، تخریب کاروں، دہشت گردوں اور ملک کے باغیوں پر کڑی نظر رکھے، مسٹر نقوی کے حالیہ بیان پر اس کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کرکے ملک وقوم کے باغیوں کے منہ میں لگام دے۔ علماء کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دے، اور سنیوں پر قائم کئے گئے جھوٹے مقدمات واپس لے۔ ہم ایران کے ساتھ بطور ایک اچھے ہمسایہ کے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں مگر اپنے ملکی قومی اور دینی معاملات میں مداخلت ہرگز برداشت نہیں کرتے۔ حکومت پاکستان ایرانی مداخلت کا نوٹس لے اور حق ہمسائیگی سے تجاوز کی اجازت نہ دے ملک میں ہونے والی مبینہ دہشت گردی کو حکومتی حلقوں نے ہمیشہ را اور خاد کے کھاتے میں ڈالا ہے۔ اس سے انکار بھی نہیں کیا جاسکتا مگر را اور خاد کے ایجنٹ کون ہیں جن کے تعاون سے یہ خونی کھیل کھیلا جارہا ہے۔ تخریب کاری کے واقعات روزمرہ کا معمول ہوگئے ہیں۔ تلہ گنگ میں مجلس احرار اسلام کے رکن ملک محمد صدیق کو مسلسل قتل کی دھمکیاں خطوط کی صورت میں موصول ہورہی ہیں ایک مرتبہ ان کی دکان پر پانی کے کولر میں زہر بھی گھولا گیا جس سے کئی آدمی متاثر ہوئے۔

ہفت روزہ تکبیر کراچی کے مدیر جناب صلاح الدین روز اول سے ملک میں لسانی اور قومی عصبیتوں کو جنم دینے والوں کے خلاف جہاد کررہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کے مکان پر مسلح افراد نے حملہ کیا۔ اس سے قبل بھی تکبیر کے دفتر پر حملے ہوچکے ہیں۔ ان کا قصور صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ ملک دشمنوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے لسانی تعصب اور دہشت گردی کی راہ میں سنگ مزاحم بن گئے ہیں۔ انہوں نے دہشت گردوں کے عقوبت خانوں کو طشت از بام کیا ہے۔ پاکستان کی صحافتی تاریخ میں صلاح الدین اور تکبیر کا نام زندہ رہے گا۔ ان کے خلاف جو ہتھکنڈے استعمال کئے جارہے ہیں۔ ان کی عمر بہت مختصر ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرموں کو گرفتار کرکے سزا دی جائے اور صحافتی برادری کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

یہ سب واقعات حکومت کی کمزوری کا نتیجہ ہیں اگر حکمران اس کا تدارک نہیں کرسکتے تو پھر یاد رکھیں کہ آنے والا طوفان سب کچھ بہا لے جائے گا اور انہیں بھی اس آگ میں جلنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے جو ملک دشمن اور باغی قوتوں نے بھڑکائی ہے۔